الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

شانِ رسول ﷺ

برزبانِ

فنا فی الرسول

از برکات

محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: سُنّی رضوی کتب خانہ گلشن کالونی فیصل آباد،

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

شانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت محدثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خانیوال میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر تقریر فرمائی جو ہفت روزہ مُبتصر کی جلد ۱۳ شمارہ نمبر ۱۷ ۲۲-اپریل ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی جس کو ہم **شانِ رسول** بزبان فنا فی الرسول کے عنوان سے رسالہ کی شکل میں پیش کر رہے ہیں۔

از برکات

محدثِ اعظم حضرت علامہ مولانا ابو الفضل **محمد سردار احمد صاحب** رحمۃ اللہ علیہ

واحد تقسیم کار

سُنّی رضوی کتب خانہ

بالمقابل بڑا قبرستان، گلشن کالونی فیصل آباد

قیمت ۵۰ روپے

کلام الامام امام الکلام

از
امام احمد رضا بریلوی
رحمۃ اللہ علیہ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسمِ شبِ تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ دوتا کی قسم

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا تری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالقِ حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

ترا مسندِ ناز ہے عرشِ بریں ترا محرمِ راز ہے روحِ امیں
تو ہی سرورِ ہر دو جہاں ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم

یہی عرض ہے خالقِ ارض و سما وہ رسول ہیں تیرے میں بندہ ترا
مجھے ان کے جوار میں دے وہ جگہ کہ ہے خلد کو جس کی صفا کی قسم

تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دکھا تجھے اپنے ہی عز و علا کی قسم

مرے گرچہ گناہ ہیں حد سے سوا مگر ان سے امید ہے تجھ سے رجا
تو رحیم ہے ان کا کرم ہے گواہ وہ کریم ہیں تیری عطا کی قسم

یہی کہتی ہے بلبلِ باغِ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصفِ شاہِ ہدیٰ مجھے شوخیِ طبعِ رضا کی قسم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ و تعوذ و تسمیہ کے بعد آیہ کریمہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ (الآیۃ) تلاوت فرما کر ارشاد فرمایا۔ اس آیہ کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت کاملہ شاملہ عامہ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے کمالات کا ذکر خیر فرمایا۔ ارشاد فرمایا محمد رسول اللہ یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں رحم دل تو ان کو دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل اور رضا چاہتے۔

اس وقت اس مجلس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بیان ہوگا۔ نام نامی اسم گرامی محمد کتنا پیارا ہے۔ ایمان افروز ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تحمید اس کا مصدر ہے۔ حمد اس کا مادہ ہے یعنی بار بار کثرت

سے سَراہا گیا۔ تعریف کیا گیا۔ وہ ذات کے اعتبار سے بھی تعریف کئے گئے۔ اور شیون و افعال کے لحاظ سے بھی تعریف کئے گئے۔ سیرت و صُورت۔ ظاہر و باطن۔ اسم و مسمیٰ عنوان و معنون۔ تعبیر و مصداق الغرض ہر حیثیت سے ہر اعتبار سے ہر لحاظ سے ہر جہت سے تعریف کئے گئے۔ سراہے گئے۔ آپ کا کوئی قول آپ کا کوئی فعل آپ کا کوئی حال۔ آپ کی کوئی شان ایسی نہیں ہے۔ کہ جس پر نکتہ چینی کی گنجائش ہو۔ آپ کی سیرت و صُورت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو تعریف کے لائق نہ ہو۔ آپ باکمال ہیں باجمال ہیں۔ آپ کا نام نامی رحمتوں اور برکتوں کا چشمہ ہے۔ عقیدت و نیاز مندی سے آپ کا پیارا نام لیا جائے۔ تو خدا کے فضل سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ اور مصیبتیں دُور ہوتی ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے محبُوب ہیں۔ اور آپ کا نام نامی بھی اللہ کو پیارا ہے اس لئے آپ کا ذکر بھی بلند و بالا ہے۔ فرمایا ورفعنا لک ذکرک عرش پر آپ کا ذکر فرش پر آپ کا چرچا، شرق و غرب۔ شمال و جنوب میں آپ کی داستان زمین آسمان میں آپ کا ذکر۔ ساق عرش پر آپ کا نام نامی درخشاں۔ جنت میں آپ کا اسم گرامی جگہ جگہ کندہ۔ آپ نہ ہوتے تو زمین و آسمان نہ ہوتے۔ کون و مکان نہ ہوتے۔ شمس و قمر۔ شجر و حجر۔ بحر و بر نہ ہوتے لولاک کے صاحب آپ ہی ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَوْلَاکَ لَمَا خلقت الافلاک یعنی پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا دوسری حدیث میں ہے لولاک لما خلقت الدنیا پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔

تیسری حدیث میں ہے۔ لولاک لما اظہرت الربوبیہ پیارے تو نہ ہوتا میں

اپنا رب ہونا بھی کسی پر ظاہر نہ فرماتا۔ یہ تینوں حدیثیں علماء کرام نے اپنی معتبر کتابوں میں بیان فرمائیں۔

اس آیت پاک میں یہ تو فرمایا کہ آپ اللہ کے رسُول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ کہ آپ کس کی طرف رسُول ہیں۔ نہ انس وجن کا ذکر ہے نہ ملائکہ کا نہ مخلوقات میں سے کسی اور نوع کا اور کب تک کے لئے رسُول ہیں اور آپ کے حلقہ رسالت میں کتنے ملک ہیں۔ نہ اس میں عرب کی قید ہے۔ نہ عجم کی تخصیص ہے۔ نہ زمین کا ذکر ہے نہ شرق وغرب شمال وجنوب کی قید ہے نہ کسی خاص زمانے اور صدی کا ذکر ہے جس سے مفہوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی رسالت کا حلقہ اتنا وسیع ہے کہ آپ ساری خدائی کی طرف رسُول ہیں قیامت تک کے لئے ہر ملک اور ہر صدی کے رسُول ہیں۔ عالم کا گوشہ گوشہ جہان کا چپہ چپہ آپ کے حلقہ رسالت میں داخل ہے۔ مخلوق کی کوئی چیز ایسی نہیں۔ کہ اسکی طرف آپ رسُول نہ ہُوں۔ تحقیق یہ ہے کہ آپ ساری خدائی کی طرف رسُول ہیں۔ فقیر یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود صاحب قرآن حبیب الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ارسلت الی الخلق کافۃ۔ یعنی میں ساری خدائی کی طرف بھیجا گیا۔ یہ حدیث صحیح مسلم شریف وجامع ترمذی شریف میں ہے۔ اور مشکوٰۃ شریف میں بھی منقول ہے خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا رب ہے۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کی طرف رسُول ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے ماتحت جو چیز ہے وہ حضوُر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی رسالت کے حلقہ میں داخل ہے۔

دنیا کی حکومتوں میں جو عہدہ دار ہے۔ اس کے عہدہ کے لائق اس کا حلقہ ہوتا ہے۔ مال محکمہ میں پٹواری کا حلقہ چھوٹا اور قانون گو کا حلقہ بڑا تحصیلدار کا حلقہ اس سے بھی بڑا ڈی سی صاحب کا حلقہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔ فوجداری محکمہ میں سپاہی کا حلقہ ہے۔ اس سے وسیع حلقہ تھانیدار کا ہے۔ اس سے وسیع حلقہ ایس پی صاحب کا ہے۔ عہدہ بڑھتا گیا حلقہ بھی ترقی کرتا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبیوں، رسولوں (علیہم السلام) کو اپنے فضل وکرم سے نبوت و رسالت کا عہدہ مرتبہ عطا فرمایا۔ یہ یاد رہے کہ دنیا کے عہدوں کو عہدہ نبوت و رسالت سے کوئی نسبت نہیں۔ ہر نبی ہر رسول علیہ السلام کا حلقہ ان کی شان رفیع کے لائق تھا۔ اور آپ کا حلقہ بھی آپ کی شانِ ارفع کے لائق ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہدہ رسالت سب سے بڑا عہدہ ہے لہٰذا آپ کا حلقہ سب رسولوں، نبیوں علیہم السلام کے حلقوں سے وسیع تر ہے۔ جیسے آپ کی رحمت کا دائرہ سب خدائی کو گھیرے ہوئے ہے۔ یونہی آپ کا دامن رسالت سب مخلوق کو محیط ہے۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین آپ کی شان میں تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعلمین نذیرا آپ کے متعلق ہے۔ وارسلت الی الخلق کافہ۔ آپ نے اپنے حلقہ رسالت کی وسعت کے لحاظ سے فرمایا ہے۔ آپ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے پیشوا ہیں

ملائکہ مقربین کے مقتدا ہیں۔ مسجدِ اقصیٰ میں شبِ معراج سب نبیوں رسولوں علیہم السلام کو نماز پڑھانا۔ اور آسمانوں پر فرشتوں کی امامت فرمانا۔ اس کی واضح برہان ہے۔ آپ رسولوں نبیوں (علیہم السلام) میں بے مثل ہیں۔ تو امتیوں میں ان کی مثل شرعاً کون ہو سکتا ہے۔ آپ نے اپنے صحابۂ کرام سے خطاب فرمایا۔ انکم لستم مثلی۔ انی لست مثلکم لست کاحدٍ منکم۔ ایکم مثلی۔ یعنی بے شک تم میری مثل نہیں۔ بے شک میں تمہاری مثل نہیں۔ میں تمہارے کسی جیسا نہیں۔ میں تم میں سے کسی ایک جیسا نہیں۔ تم میں سے کون میری مثل ہے یعنی کوئی نہیں اور قرآن پاک میں جو فرمایا ہے قل انما انا بشرٌ مثلکم یوحیٰ الی تو اس کے متعلق حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تواضع کی تعلیم دی ہے جیسا کہ تفسیر خازن و مظہری و بغوی میں بیان فرمایا اور یہ ظاہر ہے کہ متکلم جب بطور تواضع ایک بات کہے تو اس کے لئے تواضع کمال ہے۔ بلکہ باعثِ بلندی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ من تواضع للہ رفعہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے لئے جو تواضع کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔ اور متکلم جو کلام بطور تواضع کرتا ہے۔ اس کلام کو متکلم کے لئے اگر کوئی دوسرا کہے تو اس میں بے ادبی ہوتی ہے۔ جو لوگ اس آیت کو پڑھ کر یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اللہ ہماری مثل ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں۔ اور آدابِ شرع سے ناواقف ہیں۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ کہ آپ نوعِ انسان ہیں۔ نوعِ بشر

سے ہیں۔ آپ فرشتہ کی نوع سے نہیں ہیں۔ آپ نوعِ جن سے نہیں بلکہ نوعِ انسان سے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سے ایک بھی آپ جیسا نہیں ہے موافق مخالف سب جانتے ہیں سب مانتے ہیں کہ ہر عہدہ دار اپنے عہدہ کے لائق دنیا میں اپنے حلقہ کا مختار ہے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساری خدائی کے رسول ہیں۔ ساری خدائی آپ کے حلقہ میں ہے۔

لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ساری خدائی میں اپنی شان کے لائق مختار ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو عالم میں تصرف کی قدرت عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا جو شخص یہ کہے کہ آپ کسی چیز کے مختار نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو تصرف کی قدرت نہیں دی وہ شان رسالت سے نادان اور بے ادب ہے۔ ہم اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بشر ہیں۔ مگر بے مثل انسان ہیں۔ مگر بے مثل آدمی ہیں۔ مگر بے مثل ہم بشر ہیں۔ نور نہیں آپ بشر ہیں۔ اور نور ہیں ہماری حالت اور ہے اور آپ کی شان اور ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی کے بعد رسول اللہ مذکور ہے۔ اس سے آپ کو تمام انسانوں۔ بشروں۔ آدمیوں سے جو رسول نہیں ہیں امتیاز دیا گیا ہم بشر فقط ہیں۔ مگر ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر فقط نہیں ہیں بلکہ بشر رسول اللہ ہیں چونکہ آپ بشرِ اکمل ہیں۔ انسان بے مثل ہیں۔ لہٰذا تمام کمالاتِ بشر اور فضائل انسانی آپ میں اکمل طریقہ

سے پائے جاتے ہیں۔ اور چونکہ آپ رسُولِ اعظم ہیں۔ لہذا انبیاء و مرسلین کے کمالات و فضائل سے آپ میں زیادہ اور اعلیٰ کمالات و فضائل پائے جاتے ہیں۔

آپ بشریت کے اعتبار سے تمام بشروں سے افضل ہیں۔ اور بے مثل ہیں اور آپ کمالِ رسالت کی حیثیت سے تمام رسُولوں سے افضل ہیں۔ اور بے مثل ہیں۔ تو یہ بات واضح ہو گئی کہ جو بشر ہے اور رسُول نہیں۔ اس میں رسالت کے کمالات نہیں جو بشر رسُول ہے اس میں بشری کمالات بھی ہیں اور کمالات رسالت بھی ہیں بشر فقط اور بشر رسُول میں علم کے اعتبار سے بھی امتیاز ہے۔ فقط کا علم اس کے حال کے لائق ہے۔ اور بشرِ رسُول کا علم ان کی شان کے لائق بشر کو اللہ تعالےٰ نے ایسے اسباب عطا فرمائے ہیں کہ جن سے اس کو علم ہوتا ہے۔ قوتِ باصرہ (یعنی دیکھنے کی قوت) سے مبصرات کا اور قوتِ سامعہ (یعنی سننے کی قوت) سے مسموعات کا اور قوت لامسہ (یعنی چھُونے کی قوت) سے ملموسات کا اور قوتِ ذائقہ (یعنی چکھنے کی قوت) سے مذوقات کا اور قوتِ شامہ (یعنی سونگھنے کی قوت) سے مشمومات کا علم ہوتا ہے۔ اور خبرِ صادق سے منقولات کا اور عقلِ سلیم سے معقولات کا علم ہوتا ہے۔

اے عزیزو اور بزرگو سُنو جتنی چیزیں آپ کو دکھائی دیتی ہیں۔ اِن کا علم آپ کو قوتِ باصرہ سے ہو رہا ہے۔ یہ خادم اہل سنّت بیان کر رہا ہے بیان کا علم آپ کو قوت سامعہ سے ہو رہا ہے پھولوں کی خوشبو کا اور گندے

نالے کی بدبو کا علم قوتِ شامہ سے ہوتا ہے۔ لکڑی اور لوہے کی سختی کا علم اور روئی کی نرمی کا علم قوتِ لامسہ سے ہوتا ہے۔ فلاں چیز میٹھی ہے یا کڑوی ہے پھیکی ہے یا ترش ہے اس کا علم قوتِ ذائقہ سے ہوتا ہے۔ عقائد نسفی میں ہے أَسْبَابُ الْعِلْمِ لِلْخَلْقِ ثَلَاثَةٌ الْحَوَاسُّ السَّلِيمَةُ وَالْخَبَرُ الصَّادِقُ وَالْعَقْلُ

یعنی مخلوق کیلئے اسبابِ علم تین ہیں حواسِ سلیمہ خبرِ صادق اور عقل۔ پھر ان علوم میں سب یکساں اور برابر نہیں ہیں۔ بلکہ مختلف قویٰ کے اعتبار سے علوم میں کمی زیادتی ہے مثلاً کسی کو نزدیک کی چیز دکھائی دیتی ہے اور دور کی دکھائی نہیں دیتی ہے۔ اور زیادہ دُور کی نہیں جیسے قوتِ بینائی اس کے مطابق دیکھنا۔ پیر دستگیر محی الدین غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد۔

اِنَّ بُؤْبُؤَةَ عَيْنِي فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ بے شک میری آنکھ کی پتلی لوحِ محفوظ میں ہے۔ حضرت امام الطریقت خواجہ عزیزاں فرماتے ہیں۔ کہ زمین گروہِ اولیا کی نظر میں دسترخوان کی مثل ہے اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا۔ کہ زمین اولیا کی نظر میں روئے ناخن کی مثل ہے۔ اور کوئی چیز ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اور سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ نے فرمایا۔ کہ عارف کامل وہ ہے۔ جو اپنی دو انگلی کے درمیان سارے جہان کو دیکھے اور قطب الاقطاب محکمہ ولایت کے بادشاہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے سارے

شہروں کو ایسا دیکھا جیسے رائی کا دانہ۔

ہر دیکھنے والا اپنی شان کے لائق دیکھتا ہے۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نورِ نبوت سے دیکھتے ہیں۔ ولی نورِ ولایت سے دیکھتا ہے۔ اور مومن نورِ ایمان سے دیکھتا ہے۔ حضور چونکہ بشر رسول ہیں لہٰذا یہ قوی آپ میں اکمل طور پر پائے جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی مَا ھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ الخ: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھالی ہے تو میں اسے اور جو کچھ اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں

علامہ قسطلانی نے اس کی شرح میں فرمایا بحیث حلت بجمیع ما فیہا یعنی میں دنیا کو اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہو رہا ہے۔ اس حیثیت سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ ساری دنیا کا احاطہ کر لیا۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آپ ساری دنیا کے ناظر ہیں۔ اور حاضر ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔

بعض ائمہ کا بیان ہے۔ کہ نبوۃ کے چند خواص ہیں۔ جن کی وجہ سے نبی اوروں سے ممتاز ہوتا ہے۔ ایک خاصہ یہ ہے کہ نبی کی ایک صفت یہ ہوتی ہے۔ جس سے وہ آئندہ ہونے والے "مغیب" کو جان لیتے ہیں۔ اور بعض علماء نے فرمایا۔ کہ گذشتہ جو ہو گیا اور آئندہ جو ہو گا اس کو جان لیتے ہیں۔ اور ہر رسول چونکہ نبی ہوتا ہے لہٰذا محمد رسول اللہ کی بھی

ایسی ایک صفت ہے جس سے آپ اللہ کے فضل سے گزشتہ غیب
اور آئندہ کے غیب کو جان لیتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ہم اہل سنت کا یہ مسلک ہے جو بیان ہوا۔ مگر بعض کہتے ہیں
کہ آپ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ اور شیطان کو زمین کا علم محیط
ہے۔ حزب الرسول رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل جلیلہ بیان
کرتا ہے۔ اور حزب الشیطان شیطان سے نیاز مندی کرتا ہے۔ اور
اس کے گیت گاتا ہے۔ اور اپنے پیشوا کی تعریف کرتا ہے۔ قرآن پاک
میں فرمایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اور اس میں شک نہیں۔
کہ ہمارے پیارے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام مجتبیٰ رسول ہیں۔ مرتضےٰ رسول ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ؛ یعنی اللہ کی یہ شان نہیں کہ تم لوگوں کو غیب
پر مطلع کرے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں سے جسے چاہے چن لیتا ہے۔ اور فرمایا
عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ ؛ یعنی اللہ
غیب کا جاننے والا تو اپنے خاص غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔
مگر پسندیدہ رسول کو۔ ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے
اپنے مجتبیٰ و مرتضےٰ رسول کو اپنے خاص غیب پر اطلاع دینے کے لیے چن
لیا۔ اس آیت سے معتزلہ ولی کے غیب جاننے کا انکار کرتے ہیں۔
مگر ان کی یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اس آیت میں رسول کے اصالۃً غیب

پر اطلاع پانے کا ذکر ہے۔ اور مُرتضےٰ رسُول کے وسیلہ سے ولی کے غیب جاننے کی نفی نہیں ہے۔ ولی کو غیب کا علم ہونا یہ ولی کی کرامت ہے۔ اور ولی کی کرامت حضُور رسُول اللہ کی پیروی کی برکت سے ہے۔ اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ ولی کو غیب پر اطلاع نہیں ملتی۔ علامہ قسطلانی نے شرح بخاری میں فرمایا وَالوَلی التَّابِعُ لہ یاخُذُ عنہ یعنی رسُولِ پاک کی پیروی کرنے والا ولی رسُول پاک سے غیب لے لیتا ہے۔ تو اصالتاً غیب پر اطلاع پانا مرتضےٰ رسُول کا خاصہ ہے۔ آیت پاک میں اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِن رَّسُول۔ فرمایا ہے۔ اِلَّا منِ ارْتَضٰی مِنْ بَشَر نہیں فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ مرتضےٰ رسُول کو جو علم غیب عطائی حاصل ہے۔ وہ مرتضےٰ رسُول ہونے کی حیثیت سے ہے۔ بشر ہونے کے اعتبار سے نہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کو علم غیب ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ رسُول کو علم غیب ہے تو یہ شرک ہے۔ مسلمانو غور سے سنو یہ ایک مغالطہ ہے۔ جس کا جواب سہل ہے۔ آپ یہ تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ رؤف ہے رحیم ہے۔ کریم ہے۔ (سامعین نے کہا ہاں بے شک ہے) اب سنو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں اپنے رسُولِ پاک کی شان میں فرمایا۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ؛ دیکھو اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ و السلام کو رؤف رحیم فرمایا اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ۔ اس آیت میں رسُولِ پاک کو کریم فرمایا۔ اور اس آیت میں انسان کے متعلق فرمایا۔

وَجَعَلْنَاهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا. اس سے معلوم ہوا کہ انسان سمیع و بصیر ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ رؤف ہے۔ رحیم ہے۔ کریم ہے سمیع ہے۔ بصیر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رؤف و رحیم ہیں۔ کریم ہیں۔ سمیع ہیں۔ بصیر ہیں۔

مسلمانو! غور کرو کہ اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم ہے۔ اور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی رؤف و رحیم ہیں۔ مگر یہ شرک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہے۔ اور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی سمیع و بصیر ہیں مگر یہ شرک نہیں اللہ تعالیٰ کریم ہیں۔ اور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کریم ہیں مگر یہ شرک نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات عطائی نہیں ہیں۔ اور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات عطائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے سے ہیں۔ یونہی یہ کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علمِ غیب ہے۔ اور رسُولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علمِ غیب ہے۔ ہرگز شرک نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علمِ غیب ذاتی ہے۔ اور آپ کا علمِ غیب عطائی ہے۔ اس میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو علمِ غیب ہے تو اس کے یہ معنی تو نہیں کہ خدا سے جو غیب ہے۔ اس کو خدا جانتا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا عالم الغیب والشہادۃ۔ یعنی اللہ تعالیٰ غیب و شہادت کا جاننے والا تو غیب و شہادت کی تقسیم اللہ تعالیٰ کے اعتبار سے نہیں۔ کیونکہ اس سے تو کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

علم تفسیر کے پڑھنے پڑھانے والے یہ جانتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اَلغَیْبُ عِنْدَنَا وَالشَّھَادَۃُ عِنْدَنَا غیب و شہادت کی تقسیم ہمارے اعتبار سے ہے نہ کہ اللہ تعالٰی کے اعتبار سے اللہ عزوجل کو غیب و شہادت کا علم ذاتی ہے۔ اور حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مولیٰ عزوجل نے غیب و شہادت کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور حضور سرور کائنات کا علم عطائی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشادات حضور محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ

- دنیا کا مال و دولت خاک سے پیدا ہوا اور دولت علم دین سینہ مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس دولت سے کونسی دولت بہتر ہے۔ جو کہ سینہ رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پیدا ہوئی۔

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

- اپنے پیر و مرشد کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے فیض لینا جائز ہے بشرطیکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ فیض مجھے کسی بزرگ سے ملتا ہے۔ وہ میرے مرشد کا صدقہ و برکت ہے۔
- احادیث کی ۲۸۰ کتب ہیں چونکہ آج کل ساری احادیث کتب ملتی نہیں ہیں۔ لہٰذا جب بھی تم سے کوئی کسی احادیث پاک کے بارے میں سوال کرے تو یہ مت کہو کہ یہ حدیث کسی کتاب میں نہیں بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث میرے

علم میں نہیں ہے یا میں نے نہیں پڑھی۔

- شرک کے صرف دو مادے ہیں (۱) مخلوق کو معبود ماننا (۲) مخلوق کو واجب الوجود ماننا۔
- زمیندار عموماً ایک دوسرے کی زمین میں سے بٹ بنہ توڑ کر اپنی زمین میں ملاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کیلئے حدیث پاک میں فرمایا کہ قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق انکے گلے میں ڈالا جائے گا۔
- ایک بات یاد رکھو۔ جہاں بھی تم میں سے کوئی خطیب و امام یا مدرس ہو۔ اگر خدانخواستہ آپ کے مقتدیوں سنیوں میں سے آپ کی وجہ سے پارٹی بازی و افتراق و انتشار کی صورت بن جائے اور اہلسنت وجماعت میں آپس میں فساد کا خطرہ پیدا ہونے کا امکان ہو تو فوراً وہاں سے امامت وغیرہ ترک کر دیں اور یہ کہیں کہ:

پائے مالنگ نیست ، ملک خدا تنگ نیست

- ہاں اگر بدمذہبوں سے مقابلہ ہو تو احسن طریقے سے مقابلہ کرو اور ان کو شکست دو اور مذہب حق اہلسنت وجماعت کی تبلیغ و اشاعت خوب کرو۔ گول مول عقیدہ نہ رکھو۔ فقیر کہتا ہے کہ سردار احمد بتا۔۔۔ تو گول باغ میں ہے، لیکن سردار احمد کا مذہب گول مول نہیں ہے۔

